



سوال

(268) زبردستی نکاح شرعاً جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کی مسمی محمد یوسف ولد محمد دین قوم کمیوہ چک نمبر ۲/۲۸ تحصیل و ضلع اوکاڑہ سے عرصہ تقریباً ایک ماہ تین یوم قبل ہوا ہے جبکہ مسماۃ مذکورہ دس یوم آباد رہی۔ دوران آبادگی مسمی یسین مسماۃ مذکورہ پر نہایت ہی ظلم و ستم کرتا رہا۔ یاد رہے کہ مسماۃ مذکورہ کے باپ کو اس نکاح کا علم نہ ہے مسماۃ مذکورہ کو چچی کے بھائی نے ورغلا پھسلا کر زبردستی نکاح کر دیا اور مسماۃ مذکورہ کے باپ اور رشتہ داروں کو پتہ چلا تو وہ مسماۃ مذکورہ کو ڈھونڈ کر لائے۔ مسماۃ بہت پریشان ہے اور اب اپنے باپ کے ہا رہ رہی ہے اب سوال یہ ہے کہ کیا زبردستی نکاح شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ برائے مہربانی مذکورہ بالا مسئلہ حل فرما کر ثواب دارین حاصل کریں قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب دیں۔ سوال صداقت پر مبنی ہے نیز مسماۃ نکاح جدید کی حق دار ہے کہ نہیں نیز کذب بیانی ہوگی تو مسائل خود ذمہ دار ہوگا، لہذا ہمیں شرعی فتویٰ دیا جانا مناسب ہے۔ (سائل محمد یوسف)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال و بشرط صدق گواہان صورت مسئلہ میں شرعاً نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کیونکہ صحت نکاح کے ولی مرشد کی اجازت شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْلِبَنَّ أَنْ يَنْجِئَنَّ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا رَاضُوا بِمَنْ يَمْتَرُونَ... البقرة... ۲۳۲

”اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو تم ان کو ان کے (پہلے) شوہروں سے دوبارہ نکاح کرنے سے منع نہ کرو جب وہ آپس میں دستور کے موافق راضی ہو جائیں۔ اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ مطلقہ رجعیہ بھی بعد از عدت اپنے سابقہ خاوند سے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے اپنی صحیح بخاری میں یہ باب باندھتے ہیں: من قال لا نکاح الا بولی۔ یعنی اس شخص کی دلیل کا بیان جو صحت نکاح کے لئے ولی کی اجازت ضروری اور لازمی کہتا ہے۔ پھر امام صاحب نے اس آیت کو بطور دلیل کے درج فرمایا:

فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيْبُ، وَكَذَلِكَ الْبُحْرُ، وَقَالَ: {وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} [البقرة: 221] وَقَالَ: {وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ} [النور: 32] (صحیح بخاری: ج 2 ص 768)

اور ان تمام آیات میں نکاح کا مختار ولی کو بتلایا گیا ہے۔ اب احادیث رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرمائیں۔



((وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْنَؤُتِيُّ، وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْوَدَيْئِيِّ، وَابْنُ جَبَانَ وَأَعْلَدُ بِإِسْنَادِهِ (سبيل السلام: ج 3 ص 114))

"حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا"

اس حدیث کو امام علی بن مدینی، ترمذی اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔ اگرچہ اس حدیث پر مرسل ہونے کا طعن ہے امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

(الحدیث عندی اصحٰ بکذا صحّٰهٗ عبد الرحمن بن مندینی فیما حکاهٗ ابن خزيمة عن ابي المنثري عنه، وقال علی بن المدینی حدیث اسنن اسیل فی النکاح صحیح)

ابن کثیر اور علی بن مدینی اور عبد الرحمن بن مہدی کے مطابق یہ حدیث صحیح اور مرفوع ہے۔

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتِ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَإِنَّمَا فَكَّحْنَا بَابًا طَلٌّ فَكَّحْنَا بَابًا طَلٌّ فَكَّحْنَا بَابًا طَلٌّ» (سبيل السلام: ج 3 ص 114))

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اپنے شرعی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی تو اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔"

عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الرِّبَا بِيَدِ أَلْتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا» (رواه ابن ماجه والدارقطني، نيل الاوطار، حواله مذکورہ)

"حضرت ابو بربیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری کا ولی بن کر نکاح کرے اور خود اپنا ولی بن کر نکاح کرے، وہ عورت زانیہ ہے جو خود اپنا نکاح کرے"

عن عكرمة بن خالد قال: «صَحَّحَتِ الطَّرِيقُ رُفَيْهُمُ امْرَأَةٌ شَيْبٌ، فَوَلَّتْ رَجُلًا مِنْهُمْ أَمْرًا فَرَوَّجَهَا رَجُلًا، فَجَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّكَاحَ وَالنَّفْسَ، وَرَوَّجَهَا» (رواه الشافعي والدارقطني ج 3 ص 225، محلی ابن حزم ج 9 ص 452)

"عکرمہ بن خالد تابعی کہتے ہیں راہ چلتے ایک قافلہ میں ایک راہبہ عورت نے کسی غیر آدمی کو اپنا ولی بنا لیا اور اس فرضی ولی نے اس کا کسی سے نکاح کر دیا۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس فرضی نکاح پڑھوانے والے کو درے لگائے اور نکاح کا عدم قرار دے دیا"

امام ابن کثیر (فلا تعضلوهن) والی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

وَفِيهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَمْلِكُ أَنْ تُزَوِّجَ نَفْسَهَا، وَأَنَّهٗ لَا يَذْنِبُ تَزْوِجَهَا (4) مِنْ وَلِيِّهَا، كَمَا قَالَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ جَرِيرٍ عِنْدَ بَدِيعِ الْأَيْبِيِّ، (ابن کثیر: ج 3 ص 282)

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے نکاح میں مختار نہیں، بلکہ ولی کی اجازت صحت نکاح کے لئے شرط ہے"

امام محمد بن اسماعیل الامیر لکھتے ہیں:

(فَابْتِهْوَرُ عَلَى اشْتِرَائِهِ، وَأَنَّهٗ لَا يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا) (سبيل السلام ج 3 ص 114)

یعنی جمہور علماء ولی کی اجازت کو صحت نکاح کی شرط قرار دیتے ہیں۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں:



(وَقَدْ ذَهَبَ إِلَىٰ هَذَا عَلِيُّ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبُرَيْرَةُ وَعَائِشَةُ وَنَحْسَنُ الْبَصْرِيُّ وَابْنُ الْمَيْتِبِ وَابْنُ شُبْرَمَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْعِشْرَةُ وَأَخُوهُ إِسْحَاقُ وَالشَّافِعِيُّ وَثُمَّورُ أَبِي الْعَلِيمِ
فَقَالُوا: لَا يَصِحُّ التَّقْدِيرُ بِذَلِكَ)

قال ابن المنذر: إنَّه لا يُعرف عن أحد من الصحابة خلاف ذلك (نيل الاوطار: ج ٦ ص ١٢٦)

"حضرت عمر ابن عباس، ابن عمر رضی اللہ عنہم، تابعین امام احمد اسحاق شافعی وغیرہ فقہاء کا یہی مذہب ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ اور ابن المنذر کے مطابق کوئی ایک صحابی بھی اس میں مخالفت نہیں۔"

فیصلہ صورت مذکورہ میں آیات اور احادیث صحیحہ قویہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہائے اسلام کے مطابق یہ نکاح شرعاً منعقد ہی نہیں ہوا کیونکہ اس میں ولی کی اجازت شامل نہیں۔ بلکہ حسب تحریر لڑکی کو اغوا کر کے زبردستی اس کے ساتھ نکاح کا ڈھونگ رچایا گیا ہے، لہذا اس طرح کا نکاح سراسر دھوکہ اور سینہ زوری کی وجہ سے شرعاً باطل ہے۔ لہذا عدالتی کارروائی کے بعد یہ لڑکی جدید نکاح کی شرعاً حقدار ہے۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 678

محدث فتویٰ